59897 ـ كفار ممالك ميں جانا سير و سياحت سٹى ملازمت كا حكم

سوال

ميں كامرس كالج ميں فائنل ائير كا طالب علم ہوں، ميں دو اہداف كے حصول كے ليے اپنى تعليم جلد از جلد ختم كرنا چاہتا ہوں:

1 ـ تاكہ خاندان كے اہم اور جلدى والے معاملات سرانجام دے سكوں.

2 ـ اپنى زندگى كا منصوبہ شروع كر سكوں. اب ميرے سامنے دو پيشكشيں ہيں:

1 ـ آئندہ گرميوں كى ابتدا ميں ايك پر كشش تنخواہ پر ايك سياحتى علاقے ميں ملازمت (يہ ميرے تخصص سے دور ہے).

2 ـ كسى يورپى ملك ميں جا كر باعتماد علم حاصل كروں، اور تعليم كے ساتھ ساتھ وہاں كوئى بھى ملازمت كر كے اس تعليم كے اخراجات پورے كروں اور اس كے علاوہ اپنا ہدف بھى پورا كروں.

آپ سے گزارش ہے كہ ان دو ميں سے كسى ايك كو اختيار كرنے ميں مجھے كوئى نصيحت كريں، ليكن يہاں يہ ياد ركھيں كہ دونوں ميں ہى ايك مشكل درپيش ہے وہ يہ كہ ميں غير شادى شدہ اور جوان ہوں، مجھے فتنہ ميں پڑنے كا خدشہ ہے، ليكن ميرا سوال يہ ہے كہ يورپى معاشرے ميں دين پر عمل پيرا نوجوان كس طرح زندگى بسر كر سكتے ہيں ؟

پسنديده جواب

الحمد للہ.

اول:

ہم آپ كے شكر گزار ہيں اور آپ كى قدر كرتے ہيں كہ آپ رزق حلال كمانے اور مشورہ طلب كرنے كى حرص ركھتے ہيں، اور اسى طرح آپ كو اس بات كى بھى حرص ہے كہ اپنے گھر والوں كے مطالبات اور امور بھى پورے كريں، اللہ تعالى سے ہمارى دعا ہے كہ آپ كو اس چيز كى توفيق عطا فرمائے جس ميں آپ كى دنيا اور آخرت كى سعادت ہے.

دوم:

اس ليے كہ آپ كامرس كالج ميں تعليم حاصل كر رہے ہيں تو آپ كو كوئى مباح اورحلال ملازمت تلاش كرنى چاہيے؛ كيونكہ اس طرح خصوصى شعبوں ميں حلال كام اور ملازمت كى فرصت بہت ہى قليل اور شاد و نادر ہى ملتى ہيں، عام كمپنياں اور ادارے اس وقت سودى كاروبار يا پھر انشورنس وغيره دوسرے حرام كاروبار كرتے ہيں، جس ميں اكاؤنٹنٹ

کی ملازمت کرنے والا شخص ان کے اس گناہ اور ظلم و زیادتی میں معاون شمار ہوتا ہے.

سوم:

یورپی ممالك کا سفر کرنا انسان کے دین اوراس کے اخلاق کے لیے خطرناك ہے، وہاں جا کر بسنے والوں میں بہت ہی کم ایسے لوگ ہیں جو اپنے دین اور اپنے اخلاق کی حفاظت کر سکے ہیں، اور اسے ضائع نہیں کیا کیونکہ اس کا سبب واضح ہے جو یہ کہ ان ممالك میں کفریہ اور باطل مذاہب کے افکار بہت عام ہیں، اور سلوکیات و اخلاقیات میں بھی انحراف اور فحاشی و عریانی عام پائی جاتی ہے جو کسی پر بھی مخفی نہیں رہی حتی کہ ان کفار کے بعض دانشور حضرات بھی انہیں اس کے انجام سے ڈرانے لگے ہیں.

اس لیے ہماری پرحکمت شریعت اسلامیہ نے مسلمان شخص پر کفار کے علاقے اور ممالك میں بود وباش اختیار کرنا حرام کیا ہے، اس کی تفصیل اور حکم کئی ایك جوابات میں بیان ہو چکی ہے، آپ سوال نمبر (10338) اور (14235) کے جوابات کا مطالعہ ضرور کریں.

اور جو شخص ان یورپی اور کفریہ ممالك جانے پر مجبور ہو یا اسے وہاں جانے کی ضرورت ہو تو اس کے لیے کچھ شروط ہیں جن کا ہونا ضروری ہے تا کہ اس کے لیے یہ سفر مباح اور جائز ہو سکے، ذیل میں اہم ترین شرطیں بیان کی جاتی ہیں:

اس کے پاس اتنا علم ہونا چاہیے جس سے وہ اپنے آپ کو شبہات میں پڑنے سے بچا سکے.

اور اس کا دین قوی اور مضبوط ہو تا کہ وہ اپنے آپ کو شہوات سے دور رکھے اور بچا سکے.

اور اگر وہ اپنے آپ کو شہوات سے نہیں بچا سکتا تو پھر اسے اپنی بیوی کو ساتھ لے کر جانا ضروری ہے.

آپ نے سوال میں بیان کیا ہے کہ آپ غیر شادی شدہ ہیں، اور آپ کو فتنہ میں پڑنے کا بھی خدشہ ہے، تو پھر آپ کو اس طرح کا قدم نہیں اٹھانا چاہیے جس میں آپ کے دین کو بھی خطرہ ہے.

چہارم:

ساحلی اور سیاحتی علاقے میں ملازمت کرنا جو آپ کے تخصص سے دور ہے، بلا شك یہ ملازمت کفریہ ممالك میں جانے سے بہتر اور اچھا ہے لیکن آپ کو درج ذیل امور کا خیال کرنا ضروری ہے:

1 ـ یہ کہ اس کام کی نوعیت حلال ہو.

2 ـ وہ کام اور ملازمت فتنہ و فساد والی جگہ سے دور ہو، مثلا وہ مرد و عورت کے اختلاط والی جگہ نہ ہو، یا پھر وہ علاقہ سیاحتی ہونے کی بنا پر فسق و فجور کا محور نہ ہو.

3 ـ آپ کے کام میں ان سیاحوں کے ساتھ معاونت نہ ہوتی ہو جو برائی اور بے حیائی کرتے ہیں، کیونکہ اس طرح آپ ان کے گناہ میں ان کے ساتھ شریك ہونگے.

اس لیے جب مندرجہ بالا امور اور خطرات سے آپ کی ملازمت خالی ہو تو ان شاء اللہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے.

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ آپ کو توفیق اور سیدھی راہ نصیب فرمائے.

اور آپ کا یہ سوال کہ:

دین اسلام پر عمل پیرا نوجوان یورپی معاشرے میں کیسے زندگی بسر کر رہے ہیں ؟

تو بلاشك و شبہ انہیں بہت سی مشکلات کا سامنا ہے، اور ان میں سے بہت سارے تو ان ممالك میں آنے پر نادم اور پشیمان ہیں، اور آپ کو ان کی بہت سی مشکلات اسی ویب سائٹ پر ان کی طرف سے کیے گئے سوالات میں بھی مل جائینگی.

لیکن اس کے ساتھ ساتھ ہم یہ انکار نہیں کرتے کہ وہ اپنے دین پر سختی سے عمل پیرا بھی ہیں، بلکہ بعض نوجوانوں کے لیے تو وہاں کا سفر اختیار کرنا اس کے لیے خیر و بہتری کا باعث بنا لیکن اس طرح کے افراد بہت ہی قلیل ہیں.

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ ہمیں اور مسلمانوں کو اپنے دین اسلام پر ثابت قدم رکھے حتی کہ اسی دین اسلام پر ہی ہمیں موت نصیب ہو.

اللہ تعالی ہی توفیق دینے والا ہے.

واللہ اعلم .